قرآن کو بے وضو چُھونا صرف حنفیوں کے نزدیک ناجائز ہے؟ دیگر ائمہ کا کیا مؤقف ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-9102 تاریخ: 23-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا بغیر وضو قرآن کو چھو سکتے ہیں؟ ہمارے علاقے میں بعض افراد کا کہنا ہے کہ فقط حنفیوں کا مؤقف ہے کہ بغیر وضو قرآن چھونا گناہ ہے، ہاں حالتِ جنابت میں نہیں چھو سکتے، بغیر وضو چھو سکتے ہیں اور پڑھ بھی سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قرآن مجید کو بے وضو چھونا، ناجائز و گناہ ہے، جس کی ممانعت قرآن و احادیث میں موجود ہے اور یہ فقط احناف کا مؤقف نہیں ہے، بلکہ جمہور صحابہ اور بقیہ تینوں ائمہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا بھی یہی مؤقف ہے، ہاں بغیر وضو کے قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر پڑھنا جائز ہے، مگر مستحب یہی ہے کہ باوضو ہو کر ذکر اللہ کیا جائے۔

بے وضو قرآنِ پاک چھونے کی ممانعت کے متعلق ارشادِ خداوندی ہے: ﴿لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اسے نہ چھوئیں، مگر باوضو۔“

(القرآن الکریم، پارہ 27، سورۃ الواقعہ، آیت 79)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیرروح البیان، تفسیر سمرقندی ، تفسیر ثعلبی ، تفسیر ماوردی، تفسیر بغوی، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن، تفسیر الثعالبی تفسیر در منثور اور تفسیر آلوسی میں ہے :واللفظ للآخر:"والمراد بالمطهرون المطهرون عن الحدث الاصغر والحدث الاکبر بحمل الطهارة علی الشرعية"ترجمہ:اس آیت میں ﴿الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ سے مراد وہ ہیں کہ جو حدث اصغر (بے وضو) اور حدث اکبر (حالتِ جنابت) سے پاک ہیں، طہارت کو طہارت شرعیہ پر محمول کرتے ہوئے۔

(تفسیر آلوسی، جلد14، صفحہ154، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اسی آیت کے تحت شیخ القرآن مفتی محمد قاسم عطاری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهْ لکھتے ہیں : "قرآن عظیم کو چھونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔۔۔جس کا وضو نہ ہو، اسے قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔" **(صراط الجنان، ج9، ص703، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

موطا امام مالك ، جامع الصغیر للسیوطی، سنن دارقطنی، کنز العمال ، مشکوٰۃ المصابیح، جامع الاحادیث للسیوطی اور سنن الکبری للبیہقی میں ہے : واللفظ للآخر:"عن سالم رضی اللہ عنه قال: قال النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم: لا یمس القرآن إلا طاهرا "ترجمہ: حضرت سالم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کو پاک شخص ہی چھوئے۔

(سنن الکبری للبیہقی، کتاب الزکوٰۃ، جلد4، صفحہ149، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فیض القدیر، لمعات التنقیح ، المفاتیح فی شرح المصابیح، مراٰۃ المناجیح اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے:واللفظ للآخر:"المحدث فإنه ليس له أن يمسه إلا بغلاف متجاف"ترجمہ: بے وضو شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ قرآن پاک کو چھوئے، مگر ایسے غلاف کے

ساتھ جو قرآن پاک سے جدا ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد2، صفحہ441، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جمہور صحابہ اور علماء کے مؤقف کے متعلق امام ابو حفص سراج الدین عمر بن ولی بن عادل رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:" فالجمهور على المنع من مسّه على غير طهارة لحديث عمرو بن حزم، وهو مذهب علي وابن مسعود وسعد بن أبي وقاص وسعيد بن زيد وعطاء والزهري والنخعي والحكم وحماد وجماعة من الفقهاء منهم مالك والشّافعي "ترجمہ: جمہور علماء بغیر طہارت کے قرآن پاک کو چھونے سے منع کرتے ہیں، حضرت عمرو بن حزم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث کی وجہ سے اور یہی حضرت علی، حضرت ابن مسعود، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھم اور حضرت عطاء، زہری، نخعی، حماد اور فقہاء کی ایک جماعت رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَامُ کا مذہب ہے، ان میں سے امام مالک اور امام شافعی ہیں۔

(اللباب في علوم الكتاب، ج18، ص437، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

بے وضو قرآن چھونے پر ائمہ اربعہ کا مؤقف:

فقہ حنفی کی کتب الھدایہ، تبیین الحقائق، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، بنایہ شرح ھدایہ، بحر الرائق شرح کنزالدقائق، منحۃ الخالق، عنایہ، فتح القدیر، محیط برھانی، فتاویٰ عالمگیری اور در مختار مع رد المحتار میں ہے: واللفظ للآخر:"یحرم بہ ای بالحدث الاکبر وبالاصغر مس مصحف" ترجمہ: حدث اکبر (حالت جنابت) اور حدث اصغر (وضو نہ ہونے) کی حالت میں قرآنِ پاک چھونا، حرام ہے۔ **(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ43، مطبوعہ کراچی)**

فقہ مالکیہ کی کتب النوادر والزیادات علی ما فی المدونۃ، المعونہ علی مذھب عالم المدینہ اور تفسیر الموطا للقناعی میں ہے: واللفظ للآخر:"قال مالك وغيره من العلماء: لا يمس المصحف

أحد ولا يحمله إلا طاهر بطهر الوضوء إكراماللقرآن" ترجمہ: امام مالک رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ مصحف کو نہ کوئی چھوئے اور نہ ہی کوئی اٹھائے، مگر یہ کہ وہ وضو کی طہارت کے ساتھ پاک ہو، قرآن کی تعظیم کی وجہ سے۔

(تفسیر المؤطا للقناعی، ابواب الصلاۃ فی رمضان، جلد1، صفحہ 231، مطبوعہ دار النوادر، قطر)

امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ **لکھتے ہیں:** "لا يحل مس مصحف الا طاهر الطهارة اللتي تجزيه للصلاة المكتوبة " ترجمہ: **مصحف کو چھونا حلال نہیں ہے، مگر ایسی طہارت** کے ساتھ جس سے فرض نماز ہو جائے (غسل اور وضو دونوں ہوں، تو قرآن کو چھو سکتے ہیں)۔

(کتاب الام للشافعی، کتاب الصلاۃ، جلد1، صفحہ 286، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فقہ حنابلہ کی کتب زاد المستنقع فی اختصار المنقع اور شرح منتھی الارادات میں ہے، واللفظ للآخر: "(ويحرم بحدث) أصغر أو أكبر مع قدرة على طهارة (صلاة) يحرم به أيضا (مس مصحف وبعضه)" ترجمہ: حدثِ اصغر (بغیر وضو) اور حدث اکبر (بغیر غسل) کی حالت میں طہارت پر قدرت ہوتے ہوئے نماز پڑھنا حرام ہے اور اسی کے ساتھ قرآن یا قرآن کے کچھ حصے کو چھونا بھی حرام ہے۔

(شرح منتھی الارادات للبھوتی، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ 77، مطبوعہ عالم کتب، بیروت)

بغیر وضو کے قرآن پاک پڑھنے کے بارے میں سنن ابی داؤد اور جمع الجوامع میں ہے: واللفظ للاول: " عن عبد الله ابن سلمة، قال: دخلت على عليّ ۔۔۔ فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه، أو قال: يحجزه، عن القرآن شيء ليس الجنابة" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا، انہوں نے فرمایا: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے، ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت

بھی تناول فرماتے اور انہیں قرآن پڑھنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں تھی، یا فرمایا: انہیں قرآن پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی بھی چیز رکاوٹ نہیں تھی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب الجنب یقرء، جلد1، صفحہ164، مطبوعہ دار الرسالہ العالمیہ)

اس حدیث پاک کے تحت **شرح سنن ابی داؤد للعینی میں ہے:** "یعلمنا القرآن عقیب خروجه من غیر اشتغال۔۔۔ ویستفاد من الحدیث فائدتان، الأولی: جواز قراءة القرآن للمحدث" ترجمہ: **یعنی بیت الخلا سے باہر تشریف لا کر بغیر کسی مشغولیت کے ہمیں قرآن** سکھاتے۔۔۔ اس حدیث سے دو فائدے حاصل ہوئے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ **بغیر وضو کے** قرآن کی تلاوت کرنا، جائز ہے۔

(شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الطھارۃ، باب الجنب یقرء، جلد1، صفحہ510، مطبوعہ ریاض)

ردالمحتار **میں ہے:** "المس یحرم بالحدث ولو اصغر بخلاف القراءة" ترجمہ: حدث اگرچہ اصغر ہو، اس حالت میں قرآن چھونا حرام ہے، **بخلاف قرآن پڑھنے کے (کہ وہ جائز ہے)۔**

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، سنن الغسل، جلد1، صفحہ173، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

18ربیع الاول1446ھ/23ستمبر2024ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت - المفتی - darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے